# رسائل و مسائل

## خواتین کا سفر

نامحرم کے ہمراہ سفر یا بغیر محرم کے سفر کے سلسلے میں درج ذیل سوالات ہیں:

۱- کسی خاتون کا ایک شہر کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک بذریعہ ٹیکسی' رکشہ یا کسی اور سواری میں تنہا سفر کرنا جو ۲۰-۲۵ کلومیٹر طویل ہو' ۲- خاتون کا ایک شہر سے دوسرے شہر تک' بغیر محرم بذریعہ بس یا ریل سفر کرنا' ۳- خاتون کا ایک شہر سے دوسرے شہر کے درمیان ہمراہ گھریلو ڈرائیور یا دفتری ملازم ڈرائیور سفر کرنا' ۴- چند خواتین کا مشترکہ طور پر ایک نامحرم کے ہمراہ سفر کرنا' ۵- دو مقامات کے درمیان ۲ یا ۳ گھنٹے کا فضائی سفر بغیر محرم کرنا' ۶- نامحرم کا عمر میں ۶۰ سال سے اوپر ہونا' ۷- خاتون کا بڑی عمر کا ہونا' ۸- دور دراز مقام پر عورت کا بغیر محرم' خواتین کے درمیان چند روز قیام کرنا' ۹- شادی شدہ عورت اور غیر شادی شدہ عورت کا بغیر محرم سفر کرنا' نیز کیا دونوں میں کوئی فرق ہے؟ ۱۰- تبلیغی مقاصد کے لیے سفر کرنے اور نجی سفر کرنے میں کیا محرم و نامحرم کے حکم میں کوئی فرق واقع ہوتا ہے؟

شریعت نے سفر کے لیے خواتین کو کچھ اصولی ہدایات دے دی ہیں جن کو پیش نظر رکھ کر ایک خاتون کو سفر کرنا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک عورت ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے اور ایک روایت میں تین دن رات کے سفر کا ذکر ہے۔ دوسری ہدایت یہ ہے کہ کوئی خاتون کسی غیر محرم مرد کے ساتھ تنہائی نہ کرے' اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں اس سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "ایک عورت کسی مرد کے ساتھ تنہائی نہ کرے گی مگر ان کا تیسرا شیطان ہو گا"۔ فقہا نے تین دن رات کے سفر کو محرم یا خواتین کی جماعت کے بغیر کرنے کو ناجائز کہا ہے اور دن رات کے سفر کو محرم یا خواتین کی جماعت کے بغیر' خلاف اولیٰ کہا ہے۔ اسی طرح تنہائی' جس میں کوئی دوسرا نہ آ سکتا ہو' دروازے بند ہوں' بھی جائز نہیں ہے۔ ان دو اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔ ان اصولوں کی روح یہ ہے کہ سفر تھوڑا ہو یا زیادہ' اس کو پرامن بنانا ضروری ہے لیکن اس کا اہتمام مختلف خواتین کے لحاظ سے مختلف ہے۔ اس لیے اس کے لیے کوئی متعین ضابطہ نہیں دیا جا سکتا بلکہ حالات کے لحاظ سے ایک خاتون اپنے شوہر

اور گھر کی دوسری خواتین اور نظم جماعت کے مشورے سے اس کا تعین کرے گی۔ بعض اوقات دو تین خواتین ایک گاڑی میں متعارف معتمد علیہ اور قابل اطمینان ڈرائیور کے ساتھ سفر کر سکتی ہیں لیکن ناواقف ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ نہیں۔ اس طرح کی صورتوں کے لیے شریعت میں "استفت قلبک" اپنے دل سے فتویٰ پوچھو کا اصول آیا ہے۔ فقہا کی اصطلاح میں اسے "رائے مبتلی بہ" کہا جاتا ہے، یعنی جو خاتون یا شخص مسئلے سے متعلق ہے، اس کی رائے کا اعتبار ہو گا۔ جہاز، بس، گاڑی میں سفر کرنے کی جو مختلف صورتیں ہیں، ان سب میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو اور حفاظت کا انتظام ہو۔ بعض اوقات ایک نیک اور بزرگ عمر کے آدمی کی معیت میں خواتین کی ایک جماعت اطمینان سے سفر کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں بغیر محرم کے سفر کی اجازت ہو گی۔ ۲۰/۲۵ میل یا اس سے کم سفر کا فیصلہ مذکورہ اصولوں کی روشنی میں ہر سفر کے بارے میں الگ سے باہمی مشورے سے کیا جانا چاہیے۔ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ آج کل ڈکیتی، دہشت گردی، عصمت و عفت پر حملے کے واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں، ان سے حفاظت کا بھی پورا اطمینان کر لیا جائے۔ شہروں میں بسوں اور ویگنوں میں، ٹیکسیوں اور رکشوں میں اکثر سفر پر امن ہوتا ہے لیکن بعض ٹیکسیوں اور رکشوں والے ڈکیتیوں میں ملوث لوگوں سے منسلک ہوتے ہیں، ایسے حالات میں ناواقف ٹیکسی ڈرائیور اور ناواقف رکشہ ڈرائیور کے ساتھ سفر سے اجتناب کرنا چاہیے۔

اس اصولی جواب میں، بیش تر سوالوں کا جواب آگیا ہے:

۱۔ ایک شہر میں رکشہ، ٹیکسی کے ذریعے بیس پچیس میل طویل سفر کرنا، ۲۔ خاتون کا شہر سے دوسرے شہر بغیر محرم بذریعہ بس یا ریل سفر کرنا، ۳۔ خاتون کا ایک شہر سے دوسرے شہر گھریلو ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنا، ۴۔ چند خواتین کا ایک نامحرم کے ہمراہ سفر کرنا، ۵۔ دو مقامات کے درمیان ۲ یا ۳ گھنٹے کا ہوائی سفر بغیر محرم کرنا، یہ ساری صورتیں جائز ہو سکتی ہیں، اگر سفر میں کسی قسم کے فتنے کا خطرہ نہ ہو، اور ناجائز ہوں گی اگر کسی قسم کا خطرہ ہو۔ یہ فیصلہ شخص متعلق نے خود کرنا ہے کہ خطرہ ہے یا نہیں۔ شریعت اس چیز کو اس پر چھوڑتی ہے، ۶۔ نامحرم کا عمر میں ۶۰ سال سے اوپر ہونا، خاتون کا بڑی عمر کا ہونا، یہ چیزیں فتنے سے اطمینان پیدا کرتی ہیں بشرطے کہ متعلقہ خاتون کو اطمینان بھی ہو اور وہ ایسی صورت میں اپنے آپ کو خطرے سے محفوظ سمجھتی ہو، ۷۔ چند روز دور دراز مقام پر محرم خواتین کے ساتھ قیام کرنا جائز ہے بشرطے کہ فتنے کا خطرہ نہ ہو، ۸۔ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کے لحاظ سے بھی بعض اوقات فرق واقع ہوتا ہے۔

تبلیغی سفر اور نجی سفر اپنے احکام کے لحاظ سے برابر ہیں کہ دونوں میں فتنے سے اطمینان لازمی ہے۔ واللہ اعلم۔ (مولانا عبدالمالک)